



سوال

(172) اذان قبر پر بعد دفن میت کے درست ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال (۱): ... اذان قبر پر بعد دفن میت کے درست ہے یا نہیں۔ (۲) جواب نامہ کفن پر لکھنا اور قیل کے ڈھیلے قبر میں رکھنا اس کا کیا حکم ہے۔ بیوا تو جروا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جواب (۱): ... اذان قبر پر دینا مکروہ اور بدعت قبیحہ ہے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین اور تبع تابعین اور مجتہدین رحمہم اللہ سے ثابت نہیں فرمایا رسول خدا نے جو دین میں نئی بات نکالے وہ مردود ہے۔

((من احداث فی امرنا هذا ما لیس منہ فہو رد کما رواہ البخاری وغیرہ کذا فی المشکوۃ))

اور فقہاء لکھتے ہیں کہ قبر کے نزدیک جو امر معهود سنت سے نہ ہو وہ مکروہ ہے۔

((یکرہ (۱) عند قبر ما لم یحمد من السنۃ والمعہود صحتنا لیس الا زیارۃ والدعاء عنده قاتما کذا فی فتح القدر والبحر والنہر والعالی المگیرینی))

(۱) قبر کے پاس ہر وہ چیز مکروہ ہے جو سنت کے خلاف ہے۔

اور اصرار کرنا مکروہ پر گناہ ہے چنانچہ ملا علی قاری و طیبی وغیرہ نے لکھا ہے واللہ اعلم۔

(۲) جواب سوال دوم کا یہ ہے کہ کفن پر لکھنا جواب نامہ کا اور قیل کے ڈھیلے قبر میں رکھنا درست نہیں بلکہ یہ دونوں کام بدعت ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب حررہ سید شریف الدین عفی عنہ۔ (سید محمد زبیر حسین)

مستقلہ :

... واضح ہو کہ بلند ہونا قبر کا ایک بالشت یا چار انکشت جواز میں داخل ہے اور اسی قدر ہستی اس کی اور زیادہ اس سے غیر جائز ہے چنانچہ کتب فقہ و احادیث سے واضح ہے۔



((وفي البحر الرائق وليسنم قدر شبر وقيل قدر اربع اصابع وما ورد في الصحيح من حديث علي رضي الله عنه لامدع قبر امشرفا لاسويته فمحمول على ما زاد على التسليم انتهى وفي النهر الفائق وليسنم اي يرفع فقيل قدر شبر وقيل قال اربع اصابع لرواية البخاري عن سفیان انه رأى قبره عليه الصلوة والسلام مسننا وجعله في الظهريه وجوبا قدر تبر انتهى وكذا في فتاوى العالمگیریه والزيلعي واليعینی))

”اور قبر کوہان نماز بنائی جائے۔ اور بقدر ایک بالمش یا چار انگل کے برابر رکھی جائے۔ حضرت علی کی حدیث میں ہے کہ میں جس قبر کو بلند رکھوں گا۔ اس کو برابر کر دوں۔ برابر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو ایک بالمش کے برابر کوہان نماز بنادوں۔ اور خود نبی ﷺ کی اپنی قبر بھی کوہان نماز ہے جیسا کہ بخاری۔ ظہیر یہ مجتبیٰ در مختار عالمگیری زلیعی یعنی میں ہے۔ واللہ اعلم“

پس اس سے معلوم ہوا کہ تسنیم مستحب ہے اور غیر تسنیم مستحب نہیں، واللہ اعلم بالصواب۔

(حررہ السید شریف حسین عفی عنہ) (سید محمد نذیر حسین)

مسئلہ :

... واضح ہو کہ بلند ہونا قبر کا ایک بالمش یا چار انگشت جواز میں داخل ہے اور اسی قدر بستی اس کی اور زیادہ اس سے غیر جائز ہے چنانچہ کتب فقہ و احادیث سے واضح ہے۔

((في البحر الرائق وليسنم قدر شبر وقيل قدر اربع اصابع وما ورد في الصحيح من حديث علي لامدع قبر امشرفا لاسويته فمحمول على ما زاد على التسليم انتهى وفي النهر الفائق اي يسنم اي يرفع فقيل قدر اربع اصابع لرواية البخاري عن سفیان انه رأى قبره عليه الصلوة والسلام مسننا وجعله في الظهريه وجوبا وفي المجتبى مندوبا انتهى وفي الدر المختار وليسنم مندوبا وفي الظهريه وجوبا قدر شبر انتهى وكذا في فتاوى العالمگیریه والزيلعي واليعینی))

”بحر الرائق میں ہے کہ قبر ایک بالمش یا چار انگل کوہان نماز ہو صحیح بخاری میں جو حضرت علی کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس قبر کو بلند دیکھو، برابر کر دو، اس سے مراد وہ قبر ہے۔ جو ایک بالمش سے زائد ہو۔

ور النهر الفائق میں ہے، کہ کوہان نما ہو، یعنی بلند ہو بعض کہتے ہیں، چار انگل کے برابر ہو، کیونکہ بخاری میں حضرت سفیان سے ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی قبر کوہان نما تھی، ظہیر یہ میں اسے واجب اور مجتبیٰ میں مندوب لکھا ہے، یہی در مختار میں ہے ظہیر یہ میں بالمش کا وجوب لکھا ہے۔ اسی طرح عالمگیری، زلیعی اور عینی میں ہے۔“

پس اس سے معلوم ہوا کہ تسنیم مستحب ہے اور غیر تسنیم مستحب نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05 ص 293

محدث فتویٰ